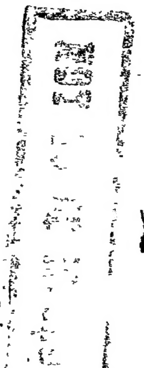
قطعہ

بادشاہ سے جو عنایت نامہ

سلامت ہیں ان شاہ اور شاہزادے



رباعی

آصف کی عنایت جو ہوا اے شاد
اب تجھکو خدا دیگا نرینہ اولاد
نعمت ہی نہیں ہے یہ کرامت بھی ہے
صد شکر ثمر دار ہوا نخل مراد



شمشیر

۲۱- جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ روز شنبہ کو ایک
قبضۂ شمشیر پیشگاہ حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد جہان پناہ
ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت
حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی ظلہم العالی سے عطا ہوئی اسکی
سپاس گزاری مین چار رباعیان اور ایک قطعہ
پیشکش کیا گیا

رباعی

کیا شاد ہے کہ الطاف کا ہو شکر ادا

دن عیش و خوشی آب بس فدائی کو عطا

ہر کار سے بد خواہ ہے رنجیدہ رہیں

دل سے ہی شادی تو شگفتہ کر دیا

وله

وہ شاہ دکن جو صاحب جاہ ہے
شوکت میں جم اقبال میں اسکندر ہے

کی شاہ نے شمشیر عطا از رہ لطف
واللہ یہ شمشیر ظفر پیکر ہے

ولہ

فیض سے ہیں زمیں پناہ کے سر لیل و نہار

جیتا ہے عالم تیری جس سے زر دوار

اثر سے ذوالفقار حیدر کراری

فدوی کا ہی کلک ہے نمائے تلوار

وله

شبنم نے جو فرازی کو دیا عرش سے ازدیا
قوتیں ابد سے غلاموں نے سر آنکھوں پہ لیا

جب لوگوں نے سر کار سے آگ لگا کھی تھی
اس تیغ نے پائل نے تحسین سر کیا

قطعه

چه تیغ عدوکش ز شاهم رسید

ازان شد هزیمت به دشمن نصیب

ندا سال این شد ز هاتف براو

که نصر من الله و فتح قریب



انبہ

۲۳ - جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ بروزِ دوشنبہ کو پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمان اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت حضورِ پرنور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی سے آم عنایت ہوئے اُسکی شکرگزاری مین سات رباعیان عرض کی گیئن۔

رباعی

آموں سے سمر افزا ہوا کا نہ زراد

پھولو پھلو اے شاد رہو تم آباد

سرسبز رہے یہ باغ آصفجاہی

او شاد کرو ملک کی تشنگی مراد

ولہ

ایسی ہوا ہم آج اصفہان سے
ہو غنچۂ مراد دوں ارم سے شاد ہے

حسّاد نے خانۂ شک کو خالی کیا
جب شہ سے اطاعت کے ملی جو صبا

ولہ

آموں سے سرفراز ہوا اور ممتاز
ہے مایۂ صد ناز مجھے یہ اعزاز

ایسی ہی نظر بندہ نوازی کی ہے
یہ شاد کی عرض ہے مرے بندہ نواز

ولہ

جو ہم عطا ہوئے فراق کو آج
ہزار حیف نہ درد کا ہے میری علاج

کہا اور نہیں عوض میری اعتراض
اس بات کے کیا ہے سمجھا کے کہا وان

وله

از عیب بین این دل آئینه بین بیگانه ام
صورت بین هر آینه آموز تکلّم ام

ای سخن سنج نکته سنج اسلام تنبیه فتنه سنجم
کها جب تبسم کے سمجھاؤ تیرا نام

ولہ

ازبسکہ ہیں بتوں کی الفت سے تازہ و تر
ان آنسوؤں کی تعریف یہ مجھ سے گہر

رنگت میں ہیں یاقوت اور سے عاجز لعل ہوا
تشبیہ میں ہیں یہ ایسی بیش زنی سے بہتر

وله

گو وہ سب نبات کا ہے ارس تیکی آم
جب بتا دے نہ کھایا تو ہوا شیریں کام

یاں ثنا ہو لینا جامن کھیرا نیزن
ایسے ویسے ہر سے ہیں ان سے اعلیٰ آم

گھڑیان

۴ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ روز پنجشنبہ کو پیشگاہِ حضرت
خداوندِ نعمت پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ
الرحمانی اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت حضورپرنور
بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی سے دو گھڑیان مرحمت
ہوئین جسکے شکریہ مین چار رباعیان گزرانی گئین

رباعی

سرکار کا یہ لطف نہیں ہے تھوڑا
فدوی کو عطا کیا گھڑی کا جوڑا
سب سے وہ گھڑی جس کو ہے یاد الفت
سب سے وہ گھڑی ہے بیکار سے جان توڑا

ولہ

گھبرایاں ان بن پیو دو چین نہ پایا آج نین ترسن ہار

اے سکھی گھر سون کا اس نین پیا دو بار

ترسے گھری گھری ان بن پی دیا

بن پیا بیکسی نین تو سی کو گھر ان کر

وله

گھڑیاں جو بیتیں عیش کی ساعت آئی

دولت مرے گھر شمس کی بدولت آئی

کیا وقت یہ بنیاد کا قضیہ جاگا

کیا اچھی گھڑی اوج پہ قسمت آئی

ولہ

فدوی کو یوہین شاہ بڑہاتے جایئں
دشمن یوہین روز داغ کہاتے جایئں

گھوڑون کی ہو رفتار یہ گویا اے شاہ
دن دن ترے مقصود بر آتے جایئں

تصویرین

۹۔ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ کو پیشگاہ حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد جہان پناہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مد ظلہم العالی سے تصاویر شاہزادگان بلند اقبال نونہال دام اقبالہم عطا ہوئے اسکی سپاس گزاری مین سترہ رباعیان ملاحظۂ اقدس و اعلےٰ مین گزرانی گئین۔

رباعی

تصویریں ہوئیں چار عنایت مجھ کو
اے شاہ علی چار ہیں عزت مجھ کو
ہے چار طرف شور سرافرازی کا
پہنچا ہے یہیں واسطہ دولت مجھ کو

ولہ

آنکھوں میں بسا ہے یہ وہ تصویر نازنین
دل میں اتر آیا ہے یہ وہ تصویر نازنین

جو اسکا نظارہ کرے سو اسکو ہے رنگ
تصویر نما ہے یہ وہ تصویر نازنین

وله

تصویریں عطا ہوئیں تجھے شہزادوں کی
عزت بڑی عظمت بڑی توقیر بڑی

کیا وصف ہو شہزادی کی اک اک تصویر
ہے دیدۂ اقبال کی گویا پتلی

رباعی

ایسا کوئی کب میری طرح سکتا ہے
حیران ہے تصویروں کا نقشہ کیا ہے

جو شان تری جوان ہے عجب انداز
اے شادیاں کس کو دو بے سا ہے

ولہ

بنگی ست کہ اوصاف است از آل تصویر
بازو کہ سال آبو دو دیوان کا نثیر

یعنی از بین بنگ کہ پر طاس ان پایہ اتیکا
بادان سے کیا پاس سنگ بین نازیز

ولہ

کہ شادا کا روشن ہوا تصویروں کی
تماشے کی یاں ترقی پیریوں کی

دیکھیں جو عید و چاردن تبسم اپنا
بجا ہے ان سب کی تسکین ہو

وله

جنگل میں نہ تصویریں وہ آباد رہیں
گلزار جہاں میں سرو آزاد رہیں
قیدیاں انہیں اسیر رکھا آزاد ان
محتاج بھی سب ہیں دلشاد رہیں

ولہ

شہزادوں سے نہ تو جو عطا چاہیے

صد شکر کہ طالع مرے بیدار ہیں

حنا کہاں سے استاد ہوا کیا یارنگ

مضطر ہوں سے بس نہیں نا چاہیے

وله

تصویریں عنایت ہوئیں کل مجھکو چار
کس درجہ خوشی ہوئی کروں کیا اظہار

دیتا ہوں یہ آصف کو دعا میں اے شاہ
اللہ سلامت رہیں میرے سرکار

ولہ

سیرت جو ہے پاکیزہ تو پیاری صورت
چھپتی نہیں چھپانے سے بھلا کب جوت

شہزادے جو ہیں ظلِ خدا کی تصویر
تصویر سے اُستاد کی پیدا عظمت

وله

پھبتی ہے بدن پہ چنری کی وردی
شہزادے سے کسی کی نہیں ہے عیاں یامردی

وہ رعب ہے اس سن میں بھی اللہ اللہ
چھا جاتی ہے دشمنوں کے منہ پر زردی

وله

ز عود تیرہ بیں چارہ بیچارہ ام
ز بیم دولت شیریں بیچ و تابم

بیا یار جا یار کہ در ولولہ ام
آخر کہ بتیں لب سست کج رفتارم

ولہ

تعویذ بازوان ہے گیسوان ہے سر پہ بند
ہے پیچ و تاب کاکل سے دود آہ بند

تسخیر اور دیو کرا اپنی سلامت ہی
حاصل ہوئی یہ چار پری تو بہت ہی

وله

اے شاد ببین یکی دلربا تصویرین
بین نام خدا روح فزا تصویرین

ہر ایک سحران بین تابان ماہ و خورشید
واللہ کہ این بود دلکش تصویرین

ولہ

تصویریں ہیں بنا کے شہزادوں کی

نورِ نظر شاہ جہاں کے سے ہیں

اس حسن پہ ہیں ایسے شاہزادہ

سب بیگمیں مراد بانوشی سی ہیں

وله

تصویریں یہ دو ہیں کہ جو کرتی ہیں باتیں
ہیں ان کی بدولت ور سے آنکھوں میں راتیں

اک ایک سے کیا ایک پہنچا فقط دو بار
تصویریں ہیں کہ ان کا ہے اک ایک پہ جھکا

ولہ

وہ ہے ملکی تیشہ ارادوں کی تصویر داں
نہیں ہیں ان کا ارادہ ہیں سپاہی کے ہیر داں

کہتے ہیں انسی فضل خداداد ی نشان
بنا تے ہیں کیا مرتبہ پیران

سالگرہ مبارک

۱۰ - رجب المرجب سنہ ۱۳۲۶ھ - روز چہار شنبہ کو بہ تقریب جشنِ
سالگرہ مبارک شہزادۂ بلند اقبال نونہالِ حضرت پیر و مرشد
جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت قدر قدرت
فلک شوکت حضور پُر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی کے لیے
نو رباعیان عرض کی گئیں

رباعی

کیا وقت خوشی ہے کیا مبارک ہے یہ روز
ہے سالگرہ کا جشن عالم افروز

شہزادوں سے کہتی ہیں یہ شاہجہاں بیگم
ہر رات شب قدر ہو ہر دن نوروز

ولہ

شہزادۂ ذیشان کی ہے یہ سالگرہ
آصف کے دل و جان کی ہے یہ سالگرہ

اس دن کے لیے کتنے تھے گریاں اور شاد
واللہ بڑے ارمان کی ہے یہ سالگرہ

وله

کیوں ستا دیتوں آج زیادہ ستانے والے
جب سے بیٹھے ہیں پاس کوئی دل لبھانے والے

اشعیا بکر سے بچتے نہیں
اے ستاؤ کر بچتے نہیں ستانے والے

وله

آئی ہے یہ سالگرہ صد ہا سال
خوشحال ہوں دوست اور دشمن پامال

جب تک چمن عالم ایجاد رہے
سرسبز رہیں آصف جاہ کے لال

ولہ

اے شاہ مبارک است بر تو تہنیت نوروز

اے شاہ مبارک است بر تو تہنیت فتح

وان راست سزاوار کہ قصر شاہی

وان راست کہ ہیچ زین نہ بیش است و ہم

وله

پھولیں پھلیں شہزادۂ والا یارب
دکھلا ہمیں ان پیاروں کا سہرا یارب

سرکار کا سایہ رہے ان پر دائم
سرکار پہ تیرا رہے سایہ یارب

ولہ

عزت میں شہزادوں کی تصویروں سے
قیمت میں زیادہ ہیں یہ جاگیروں سے

کہتے ہیں اسے فضل خداداد اے شاد
بن آتا ہے کب کام یہ تدبیروں سے

سالگرہ مبارک

۱۰- رجب المرجب ۱۳۲۷ھ- روز چہار شنبہ کو بہ تقریب جشنِ
سالگرہ مبارک شہزادہ بلند اقبال نونہالِ حضرت پیر و مرشد
جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت قدر قدرت
فلک شوکت حضور پر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی
نو رباعیاں عرض کی گئیں

رباعی

کیا وقت خوشی ہے کیا سماں ہے پیروز

ہے سالگرہ کا جشن عالم افروز

شہزادوں نے کی ہیں یہ دعا ہاتھ اٹھا کے

ہر اک شب شب قدر ہو ہر اک دن نوروز

ولہ

شہزادۂ ذیشان کی ہے سالگرہ
آصف سے دل و جان کی آرزوئے سالگرہ

اس دن سے ہے گلشن میں بہاراں تازہ
واللہ ہے ایمان کی ہے سالگرہ

وله

کیوں نہ شاد ہوں آج زمانے والے
جو سکھی ہیں ہمارے دل بڑھانے والے

اللہ مبارک کرے یہ جشن ہمیں
اے شاہ دکن جشن منانے والے

ولہ

آئی ہے یہ سالگرہ صد ہا سال
خوشحال ہوں دوست اور دشمن پامال

جب تک ہے جہان عالم پہ راج
سرسبز رہیں آصف جاہ کے لال

ولہ

اے شاہ مبارک ہوں تمہیں نوروز

اے شاہ مبارک ہوں تمہیں تخت جہاں

دن رات منور ہے قصر شاہی

دن رات چمکے زمیں پہ شمس و قمر

ولہ

پھولیں پھلیں شہزادۂ والا یارب

دیکھا کریں ان پہ یارو تکا سہرا یارب

سرکار کا سایہ رہے ان پر دائم

سرکار پہ تیرا رہے سایہ یارب



